20805 ـ مشکوک ہوٹلوں کا گوشت کھانا

سوال

مجھے علم ہے کہ مجھ سے پہلے بھی یہ سوال کیا جا چکا ہے، لیکن اس کے متعلق میں ابھی تک حیرانی ہے کہ: اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ذبح کے وقت وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں تو کیا ہوٹلوں میں وہ گوشت کھانا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو ان ہوٹلوں میں جانور ذبح کرنے کے ذمہ دار مسلمان یا اہل کتاب (اور وہ یہودی اور عیسائی ہیں) ہوں یا پھر ہوٹل والے خود مسلمان یا اہل کتاب سے تعلق رکھتے ہوں اور ذبح بھی خود کرتے ہوں تو یہ گوشت کھانا جائز ہے چاہے ہم اس بات سے جاہل ہی ہوں کہ آیا انہوں نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، اس لیے کہ اصل میں ان کا ذبح کردہ گوشت حلال ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل روایت ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

میں نے عرض کیا: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، یعنی اب تک وہ اسلام میں نئے ہیں اور انہیں علم نہیں کیا آیا وہ (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ پڑھتے یا نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2057).

اور اگر مسلمان اور اہل کتاب کے علاوہ کوئی اور شخص مثلا ملحد یا ہندو ذبح کرتا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں ہے.

اور یہ چیز آپ کو علم میں رکھنی چاہیے کہ مسلمان اور اہل کتاب کا ذبح کردہ بھی اس وقت حلال ہے جب وہ شرعی طریقہ سے ذبح کرے یا ہمیں علم نہ ہو کہ کس طرح ذبح کیا گیا ہے (لیکن جس کے متعلق ہمیں علم ہو جائے کہ وہ

غیر شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہے مثلا گلا گھونٹ کر، یا بےہوش کر کےتو یہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے چاہے اسے ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا کافر، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں المآئدۃ (3).

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 414).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ ذبح کردہ جانور تین حالات سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

ہمیں علم ہو کہ اسے صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے تو یہ ذبیحہ حلال ہے.

دوسری حالت:

ہمیں علم ہو کہ یہ غیر صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے، تو یہ ذبیحہ حرام ہے.

تیسری حالت:

ہمیں اس میں شك ہو، اور علم نہ ہو کہ آیا اسے صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں.

تو اس حالت میں حکم یہ ہے کہ: یہ ذبیحہ حلال ہے اور ہم پر یہ ضروری نہیں کہ ہم اس کے متعلق سوال کرتے پھریں یا اس کی جستجو کریں کہ کیسے ذبح کیا گیا ہے، اور آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں، بلکہ سنت نبویہ کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ افضل یہی ہےکہ اس کے متعلق سوال نہ کیا جائے، اور اس کی جستجو نہ کی جائے، اسی لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

ہم نہیں جانتے کہ آیا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم ان سے سوال کرو، آیا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں،

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم خود بسم اللہ پڑھو اور کھا لو "

اور یہ بسم اللہ جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے یہ ذبح کے لیے نہیں، کیونکہ ذبح تو ہو چکا ہے اور اس سے فراغت بھی پہلے سے ہو چکی ہے، لیکن یہ بسم اللہ کھانے سے پہلے پڑھی جانےوالی ہے، کیونکہ کھانے والے کے لیے کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے.

بلکہ راجح قول یہ ہے کہ: کھانے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنی واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے، اور اس لیے بھی کہ اگر انسان بسم اللہ نہ پڑھے تو شیطان اس کے کھانے اور پینے میں شامل ہو جاتا ہے.

اور جب انسان ورع اور تقوی کرتے ہوئے اس طرح کے گوشت کو کھانا ترک کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کھا بھی لے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں " اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 415).

واللہ اعلم .